روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | جمعرات ۲۷ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ، ۵ فتح ۱۳۷۰ہش، ۵ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۷۴

بدخلق انسان سے بچیں

"جماعت کو اپنے انتخاب کے وقت اس بات کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ جو شخص اپنی روزمرہ کی گفتگو میں باادب نہیں ہے اور زبان کا کرخت ہے اور چھوٹی چھوٹی بات پر بھڑک اٹھتا ہے۔ ایسے شخص کو اگر آپ مجلسِ عاملہ میں منتخب کر کے لائیں گے تو اس مجلسِ عاملہ کا تقدس باقی نہیں رہے گا۔"
(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیِ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مَیں نے خود یہ چاہا تھا اور میرا ارادہ ہے کہ قادیان میں ایک جگہ ایسی بناؤں جہاں مختلف لوگ مذاہب کے جمع ہو کر اپنے اپنے مذہب کی صداقت اور خوبیوں کو آزادی سے بیان کر سکیں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ اگر اظہارِ حق کے لئے مباحثے اور تقریریں ہوں تو بہت اچھی بات ہے مگر تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ ان میں فتنہ و فساد کا مظنّہ ہوتا ہے اس لئے مَیں نے ان مباحثوں کو چھوڑ دیا ہے۔ ممکن ہے دو چار آدمی ایسے بھی ہوں جو صبر اور نرمی کے ساتھ اپنے مخالف کی بات سُن لیں لیکن کثرت ایسے لوگوں کی ہو گی جو عوام الناس میں سے ہوتے ہیں اور وہ اپنے مخالف کے مُنہ سے ایک لفظ بھی اپنے مذہب کے خلاف نہیں سُن سکتے خواہ وہ کتنا ہی نرم کیوں نہ ہو۔ چونکہ جب مخالف بیان کرے گا تو کوئی نہ کوئی لفظ اُس کے مُنہ سے ایسا نکل سکتا ہے جو اس کے فریق مخالف کی غلطی کے اظہار میں ہو گا اور اس سے عوام میں جوش پھیل جاتا ہے۔ ایسی جگہ تو تب امن رہ سکتا ہے جب سمجھانے والا اور سمجھنے والا اس طرح بیٹھیں کہ جیسے باپ بیٹے میں کوئی برائی دیکھتا ہے اور اس کو سمجھاتا ہے تو وہ نرمی اور صبر سے اس کو سُن لیتا ہے۔ ایسی محبت کی کوشش سے البتہ فائدہ ہوتا ہے۔ غیظ و غضب کی حالت میں یہ امید رکھنا کہ کوئی فائدہ ہو خام خیال ہے۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۲۰)

حسد بڑا خطرناک مرض ہے، اس سے بچو!

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

یہ حسد بڑا خطرناک مرض ہے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ کے علیم و حکیم ہونے پر ایمان ہو تو یہ مرض جاتا رہتا ہے۔ دیکھو ململ کا کپڑا ہے کوئی اسے سر پر باندھتا ہے۔ کوئی اس کی قمیص بناتا ہے۔ کوئی زخموں کیلئے پٹی۔ سب جگہ وہ کام دیتا ہے اور سبھی جگہ واقعہ میں اس کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اگر انسان سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ کے عجائباتِ قدرت سے جو کام ہو رہے ہیں وہ بلا ضرورت و حکمت کے نہیں تو معترض کیوں ہو۔ اگر خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو اپنی رحمت خاصہ کے لئے چن لیا ہے تو یہ کیوں جلتے ہیں؟ یہ تو عام قانونِ قدرت ہے کہ آج ایک درخت بغیر پھول اور پھل پتوں کے بالکل سوختنی ہیئت میں کھڑا ہے۔ اب بہار کا موسم آ گیا تو اس میں پتے لگنے شروع ہوئے پھر پھول۔ پھر پھل۔ اسی طرح قوموں کی نشوونما ہے۔ ایک وقت ایک قوم برگزیدہ ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ انعامات کے قابل نہیں رہتی تو خدا تعالیٰ دوسری قوم کو چن لیتا ہے اور وہ پہلی قوم ایسی مٹ جاتی ہے کہ بالکل بھلا دی جاتی ہے یا اس کی حالت تبدیل ہو جاتی ہے۔ غرض اس جہان میں اس طرح بہت تغیر ہوتے رہتے ہیں۔ ایک شریعت دی جاتی ہے۔ پھر اس کی بجائے دوسری اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم کوئی نشانِ قدرت نہیں بدلتے اور نہ اسے ترک کرتے ہیں مگر کہ اس کی مثل یا اس سے اچھا لاتے ہیں کیا تم کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی کا راج آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ وہ حق و حکمت سے

باقی صفحہ ۸ پر

تقریب شادی

○ مکرم عبدالقدیر صاحب امیر راہ مولیٰ کی ہمشیرہ عزیزہ لبنیٰ عالیہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب مجاہد آف ساہیوال کی شادی مکرم سعید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب آف گوٹھ غلام رسول ضلع میرپور خاص سندھ کے ساتھ ۲۲ نومبر کو انجام پائی۔

مکرم مربی صاحب ساہیوال نے اعلانِ نکاح کیا۔ رخصتی کے موقعہ پر مکرم چوہدری نور محمد صاحب امیر ضلع میرپور خاص نے دعا کروائی۔ ۲۴ نومبر کو گوٹھ غلام رسول میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

○ مکرم منصور احمد صاحب (شاہد) مربی سلسلہ ابن مکرم عبدالمنان صاحب شکور پارک ربوہ کی شادی ۲۹ نومبر ۹۱ء کو منعقد ہوئی۔ ۲۹ نومبر کو بارات ربوہ سے وزیرآباد گئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے بیت الحمد وزیرآباد میں بعد جمعہ نکاح کا اعلان کیا۔ جو عزیزہ مکرمہ حمیرا باسط صاحبہ بنت مکرم چوہدری گلزار احمد صاحب سے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔

اگلے روز ۳۰ نومبر کی دوپہر کو ایوان محمود ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں اکیڈمی کے جونیئر سیکشن میں لیڈی ٹیچرز کی خالی آسامیاں پر کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں اپنی تعلیمی سرٹیفکیٹس کی فوٹوسٹیٹ کے ساتھ چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن کو بھجوا دیں۔

نصرت جہاں اکیڈمی ENGLISH MEDIUM سکول ہے اور ہمیں ایسی ٹیچرز چاہئیں جو انگریزی زبان پر عبور رکھتی ہوں۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ فتح ۱۳۷۰ ہش — ۵ ر دسمبر ۱۹۹۱ء

دوا اور دعا کی ضرورت

ہر روز الفضل کے دفتر میں دعا کی درخواستیں آتی ہیں جن میں سے اکثر بیماری کے سلسلہ میں ہوتی ہیں۔ یہ درخواستیں شائع بھی کر دی جاتی ہیں اور ہمارا طریق یہ بھی ہے کہ درخواست والا کاغذ ہاتھ میں لیتے ہی پہلے ہم خود دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شفاء بخشے اور سارے احمدیوں کو اس دعا میں شامل کرتے کے بعد بعض اوقات ہم الفضل میں بھی ادارہ کی طرف سے مریضوں کے لئے اور دیگر کسی احتیاج والوں کے لئے دعا کا اعلان شائع کر دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم سب کا فرض ہے کہ سب کے لئے دعا کریں۔ مرض سے شفاء کے لئے یا کسی اور احتیاج کے پورا ہونے کے لئے یا امتحان میں کامیابی کے لئے۔ جہاں تک مرض سے شفاء کا تعلق ہے اس سلسلہ میں تو ہمیشہ ہمارے ذہن میں وہ حدیث آتی ہے جس میں یہ ارشاد درج ہے کہ تندرست ایمان والا مریض ایمان والے سے اچھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تندرست ایمان والا زندگی کے مراحل کو بہتر طریق سے طے کر سکتا ہے اور عبادت بھی بہتر بجا لا سکتا ہے۔

بعض لوگ دعا تو کرتے ہیں لیکن دوا کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے اور وہ اسے اللہ تعالیٰ پر توکّل یا بھروسہ کا نام دیتے ہیں حالانکہ نہ یہ توکّل ہے نہ بھروسہ۔ توکّل تو اونٹ کا گھٹنا باندھنے کے بعد کیا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے نہیں اور یہاں اونٹ کا گھٹنا باندھنے سے مراد دوا کا استعمال ہے۔ لیکن بعض لوگ دوا تو کھاتے ہیں لیکن دعا نہیں کرتے۔ یہ بھی غلط ہے۔ دوا اور دعا دونوں ضروری ہیں۔ حضرت امام جماعت الثالث (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں:-

"یہ کہنا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ شافی ہے اس لئے کسی دوا کے استعمال کی ضرورت نہیں (دینِ حق) کی تعلیم سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ ایسے لوگ دائیں طرف جھکنے والے ہوتے ہیں وہ ظاہر میں تو توحید کے قائل ہوتے ہیں لیکن اندرونی طور پر مشرک ہوتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ دوائیں وغیرہ اپنے آپ ہی آگئی ہیں۔ خدا کی منشاء اور اس کی حکمتِ کاملہ نے ان کو پیدا نہیں کیا۔"

پس دوا اور دعا دونوں ضروری ہیں۔

سچ کی تمکو ہوا تلک نہ لگی
جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہو تم
ایک پلڑے میں رکھ کے ٹانگ اپنی
میری باتوں کو تولتے ہو تم

ابوالاقبال

زندگی روزِ ازل سے اک معمّا اک سوال
آسمانِ نیلگوں خاموش ہے بے ماہ و سال

انجمِ روشن جبیں گردوں کے شیریں خواب ہیں
لالہ و نسریں ضمیرِ خاک کے دلکش خیال

فصلِ گُل میں ضبط ناممکن ضمیرِ گُل سے تھا
تیتری بن کر اُڑی ہے پھول کی موجِ خیال

کانچ کی دیوارِ دُنیا توڑنا مشکل نہیں
میرے گرد و پیش لاکھوں سوچتے لمحوں کا جال

تار و پودِ آرزو سے زندگی کا پیرہن
عظمتِ انساں کا خالق ہے مقاصد کا جلال

جس مصوّر نے اُبھارے میری ہستی کے نقوش
کیا مٹا سکتا ہے وہ اپنے تخیّل کا کمال

جس کے حُسنِ ارتقا میں صَرف لاکھوں سالِ نور
تم سمجھتے ہو کہ مُشتِ خاک ہے اُس کا مآل؟

اپنے عرفاں کے لئے انسان کی تخلیق کی
ایک پوشیدہ خزانہ تھا خدائے ذوالجلال

وہ بشر جس کا ہے مقصودِ حیات اتنا عظیم
اُس کی ہستی خاک میں مِل جائے ناممکن، محال

جس کے پیکر کو سنوارا ہے خدا کے ہاتھ نے
چھو نہیں سکتا اُسے اب وقت کا دستِ جلال

موت کا پیمانہ پیتا ہے فنا ہوتا نہیں
اُس کی ہستی جاوداں اُس کے عزائم لازوال

دل کی مستی ساغر و مینا سے وابستہ نہیں
دِل کی مستی تا ابد ہے مِنّتِ جامِ سفال

کاش تجھ پر فاش ہو اعجازِ سِرِّ زندگی
موت کا اک دن معیّن زندگی بے ماہ و سال

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو ——— یوسف سہیل شوق

ماہر امراض ناک، کان، گلا

محترم ڈاکٹر کرنل طاہر احمد صاحب سے ایک گفتگو

مکرم کرنل ڈاکٹر طاہر احمد صاحب ایک مخلص احمدی ڈاکٹر ہیں۔ آپ اکثر اوقات مہینہ میں ایک بار فضل عمر ہسپتال میں تشریف لاتے ہیں اور مریضوں کو دیکھتے ہیں۔ ابتداء میں آپ تشخیص و علاج تک محدود تھے مگر بعد میں فضلِ عمر ہسپتال کی انتظامیہ کے تعاون سے آپ نے یہاں ناک کان اور گلا کے اپریشن بھی کئے اور اب تک ۵۰ کے لگ بھگ آپریشن کر چکے ہیں۔ یہ سلسلہ سال بھر سے جاری ہے۔

مکرم کرنل ڈاکٹر طاہر احمد صاحب نے ۱۹۷۵ء میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا۔ ۱۹۸۲ء میں ناک کان اور گلے کی پاکستان میں اعلیٰ ترین ڈگری ایف سی پی ایس حاصل کی۔ اور ۱۹۸۵ء میں انگلینڈ میں گلے کے کینسر کے علاج کے بارے میں ایک سال کی تربیت حاصل کی۔ عرصہ بارہ سال سے بحیثیت ای این ٹی سپیشلسٹ کام کر رہے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب سے ایک انٹرویو میں ناک کان اور گلے کی امراض اور ان کی احتیاطوں کے بارے میں بات چیت کی گئی جو قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ گلے میں آلۂ صوت LYRINX کے کینسر میں دس میں سے نو کی وجوہات تمباکو نوشی ہے۔ اس سے بچاؤ کا ذریعہ یہی ہے کہ سگریٹ نوشی ختم کر دی جائے یا بہت حد تک کم کر دی جائے انہوں نے کہا کہ ہمارا تجربہ ہے کہ تمباکو نوشی یک لخت ختم کی جائے تب ہی اس سے چھٹکارا مل سکتا ہے تھوڑی تھوڑی کر کے ختم کرنا عملاً ممکن نہیں ہوتا۔ کیونکہ سگریٹ نوشی دوبارہ بھی شروع کر دی جاتی ہے۔ اس کے لئے قوت ارادی کو مضبوط کرنا چاہیئے اور اس کے نقائص کو سمجھنا چاہیئے کہ پیسے خرچ کر کے موذی بیماری نہ خریدی جائے۔

گلے کی بیماریوں میں ٹانسلائٹس بہت عام ہے۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ ذرا سا گلا خراب ہوا یا ٹانسلائٹس کا اٹیک ہوا تو اس کا علاج یہی ہے کہ ٹانسلز کا اپریشن کروا دیا جائے۔ حالانکہ اپریشن اسی وقت کروانا چاہیئے جب یہ مستقل بیماری بن جائے اور یہ اٹیک تھوڑے تھوڑے وقفوں سے بار بار ہونا شروع ہو جائے۔ عموماً یہ بیماری بچوں میں زیادہ ہوتی ہے اور اکثر کیسوں میں عمر کے ساتھ ساتھ یہ بیماری کم ہوتی جاتی ہے۔ سال میں ایک دو بار گلا خراب ہونے سے اپریشن نہیں کروانا چاہیئے۔

مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب نے بتایا کہ یہ خیال غلط ہے کہ ٹانسلز کا اپریشن کروانے سے بچوں کا قد بڑھ جاتا ہے۔ بچوں میں ٹانسلز کا اپریشن اس نقطۂ نظر سے نہیں کروانا چاہیئے کہ اس سے بچے کا قد بڑھ جائے گا۔ اس آپریشن کا بچے کی نشوونما سے کوئی تعلق نہیں۔

گلے کی بیماریوں میں نزلہ کرنا بھی بہت عام ہے ایک یہ بھی خیال ہے کہ اس سے کوئی دماغی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے یا آنکھوں پر کوئی اثر ہو جاتا ہے۔ یہ خیال بھی درست نہیں ہے۔ زکام ہونے یا بار بار ہونے سے دماغ کی کمزوری کا کوئی تعلق نہیں۔ زکام کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اب تک اس بیماری کا کوئی علاج دریافت نہیں ہوا۔ اس ضمن میں استعمال ہونے والی دوائیں صرف آرام پہنچا دیتی ہیں لیکن زکام کو روک نہیں سکتیں۔ ایک کہاوت ہے کہ اگر زکام کا علاج کیا جائے تو یہ سات دنوں میں ٹھیک ہو جاتا ہے اور اگر علاج نہ کیا جائے تو ایک ہفتے تک جاری رہتا ہے۔ زکام سے بچنے کے لئے مناسب احتیاطیں کرنا ضروری ہے۔ مثلاً ٹھنڈ میں اچانک نہ نکل آنا۔ سر کو ڈھانپ کر رکھنا۔ زکام ہونے کے بعد بہترین علاج آرام ہے۔ اس کے لئے انٹی بائیوٹک ادویہ کھانا کوئی ضروری نہیں ہے۔ صرف پیراسیٹامول کھانے سے بھی طبیعت بہتری محسوس کرتی ہے تاہم اس کا علاج کوئی نہیں۔ زکام بگڑ جائے تو کان پر اثر ہو سکتا ہے کان میں درد بھی ہو سکتا ہے۔ اس کا علاج ممکن ہے۔

کان کے بارے میں مختلف احتیاطیں کرنے کے ضمن میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ کان کو خود کبھی بھی صاف نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک صحت مند کان کو کبھی بھی صفائی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کان میں پھیرنے کے لئے جو چیزیں دستیاب ہیں ان کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کان میں ایک قدرتی مواد خارج ہو کر کان کو نرم اور چکنا رکھتا ہے یہ قدرتی عمل ہے اس کے سوا اور کسی صفائی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یعنی جس طرح دانتوں کو باقاعدگی سے صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح سے کان کو صاف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس سے نقصان ہو سکتا ہے صرف تکلیف کی صورت میں کان کی صفائی ڈاکٹر خود کرتے ہیں۔

مکرم کرنل صاحب نے بتایا کہ نہانے یا تیرنے کی صورت میں کان کو بند کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر تیرنے سے کان میں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اس کی وجہ تیرنا نہیں بلکہ ناصاف پانی یا کوئی اور وجہ ہو سکتی ہے۔ جو معمولی علاج سے رفع ہو جاتی ہے۔

ناک کے بارے میں احتیاطوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اس کے لئے کسی خاص احتیاط کی ضرورت نہیں۔ صرف یہ ہے کہ ناک کو معمول کے انداز میں صاف کیا جائے بہت زور لگا کر ناک صاف کرنے سے بچنا چاہیئے۔

نکسیر کے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ نکسیر آنے کا گرمی سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی سر پر ٹھنڈا پانی ڈالنے سے کوئی فائدہ ہو سکتا ہے جب نکسیر آئے تو چاہیئے کہ انگوٹھے اور انگلیوں سے ناک کو زور سے بند کیا جائے کہ خون باہر نہ نکلے۔ اکڑوں بیٹھ کر نیچے جھکا کر ناک کو زور سے بند کر لیا جائے۔ چند لمحوں کے بعد نکسیر خود رک جاتی ہے۔ نکسیر کی بے شمار وجوہات ہو سکتی ہیں ہر وجہ کا علیحدہ علیحدہ جائزہ لے کر علاج ہوتا ہے۔ کئی دفعہ بغیر کسی وجہ کے بھی نکسیر آجاتی ہے اس کو کوئی غیر معمولی بیماری نہیں سمجھنا چاہیئے۔

ناک کے ضمن میں ڈاکٹر طاہر صاحب نے بتایا کہ کیرا گرنا کوئی بیماری نہیں ہے۔ ناک میں بھی قدرتی طور پر ایک لعاب بنتا ہے جس کا راستہ ناک کے پچھلے حصے سے خوراک کی نالی سے منسلک ہوتا ہے اور یہ معدے میں چلا جاتا ہے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ ناک کی بیماریوں میں سے ایک بیماری ناک کی ھڈی کا ٹیڑھا ہونا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ سو میں سے ۹۰ افراد کی ناک کی ہڈی ٹیڑھی ہوتی ہے۔ کسی کی کم۔ کسی کی زیادہ۔ شاذ ہی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے جس کی ناک کی ہڈی بالکل سیدھی اور درست ہو۔ تاہم ناک کی ہڈی کو سیدھا کروانے کے لئے آپریشن کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب ناک کی ہڈی کے ٹیڑھا ہونے سے کوئی خرابی جنم لے۔ مثلاً ناک بند ہو جاتا ہو تو پھر اس کا آپریشن کروا کر ناک کی ہڈی سیدھی کروا لینی چاہیئے۔

ربوہ میں گرد و غبار اور گلے کی شکایات ہوتی ہیں عام لوگوں کا یہ تاثر ہے کہ ربوہ کی گرد و غبار کی وجہ سے یہاں گلے اور ناک کی بیماریاں زیادہ ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس خیال کو بھی غلط قرار دیا انہوں نے کہا کہ ربوہ میں میں نے جس قدر مریض دیکھے ہیں ان کو عام طور پر وہی بیماریاں ہیں جو ملک کے دیگر حصوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ربوہ کے گرد و غبار کا کوئی زیادہ اثر میں نے عام لوگوں میں نہیں دیکھا اور نہ ہی اس سے زیادہ بیماریاں میرے علم میں آئی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ربوہ کے لوگ عام شہروں کی نسبت زیادہ صابر اور متحمل مزاج ہیں۔ ڈاکٹر کو دکھانے کے لئے اپنی باری کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ یہاں کے لوگ اس انتظار سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتے۔ عمومی رویہ دوسرے شہروں کے لوگوں کی نسبت بہت بہتر ہے۔ یہاں آکر محسوس ہوتا ہے کہ عام آدمی کو بھی یہ احساس ہے کہ ڈاکٹر کام میں مصروف ہے اور وقت پر ان کی باری بھی آجائے گی۔ یہاں کا رویہ اور سمجھ بوجھ کا معیار عام طور پر بہت بہتر ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے آخر میں انکساری سے کہا کہ اگر کسی مریض کو انتظار کرنا پڑے تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں کیونکہ میں ایک ماہ کے بعد آتا ہوں مریض زیادہ ہوتے ہیں۔ ہر مریض کو توجہ سے دیکھنا ہوتا ہے اس لئے اگر کسی کو تاخیر ہو جائے تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج سوُرُولیرے لیگوس نائیجیریا کی نئی اور نہایت شاندار عمارت کا افتتاح تھا۔ اس موقعہ پر مہمان خصوصی وفاقی حکومت کے وزیر تعلیم مسٹر آجاداجُوکُو تھے۔ مَیں نے پہلے کسی تصویر کے سلسلے میں کہا ہے کہ مسلمان انجمنوں نے احمدیہ مشن سے درخواست کر کے پاکستان کے ایک گریجوایٹ کو اس کالج کی پرنسپل شپ کے لئے بلایا تھا۔ ان کا نام تھا مسٹر عبدالمجید بھٹی اور انہی نے اس عمارت کو تعمیر کروایا تھا۔ کالج کا آغاز تو ایک چھوٹی سی بیرک میں ہوا تھا اور کسی ایکٹنگ پرنسپل نے کیا تھا لیکن جب مسٹر عبدالمجید صاحب بھٹی نائیجیریا تشریف لے آئے تو انہوں نے فوری طور پر کالج کی عمارت تجویز کر کے اس پر عمل درآمد شروع کر دیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہ نہایت شاندار اور قابل دید عمارت تیار ہو گئی تھی۔ اس کالج کا سرکاری کاغذات کے لحاظ سے پروپرائٹر بھی تھا اور اس کے بورڈ آف گورنرز کا چیئرمین بھی۔ مسلمان انجمنیں احمدیہ جماعت کے تعاون کی بڑی قدر کرتی تھیں اور اسی عزت افزائی کے سلسلے میں یہ دونوں باتیں وقوع پذیر ہوئی تھیں۔ چنانچہ جب عمارت کا افتتاح کیا گیا تو شہر کے عمائدین خاص طور پر وہ لوگ جن کا تعلیمی اداروں سے تعلق تھا انہیں بلایا گیا اور بعض ممالک کے سفراء نے بھی اس تقریب میں دلچسپی لی۔ اگرچہ وہ ایسی تقاریب میں شامل تو بہت کم ہوتے ہیں کیونکہ زیادہ تر سرکاری تقاریب میں جانے کو ترجیح دی جاتی ہے لیکن یہ نجی تقریب ہونے کے باوجود چونکہ اس کے مہمان خصوصی وفاقی حکومت کے وزیر تعلیم تھے اسے ایک رنگ میں سرکاری تقریب بھی کہا جا سکتا تھا۔ اس وقت جو تصویر پیش نظر ہے اس میں خاکسار فلپائن کے سفیر سے گفتگو کر رہا ہے۔ ابھی تقریب کے شروع کرنے میں کچھ وقت تھا اس لئے یہ گفتگو کی جا سکی۔ بات دراصل یہ تھی کہ فلپائن میں کچھ دوستوں سے رابطہ تھا وہ ہمارا اخبار "دی ٹروتھ" بھی منگواتے تھے۔ اور احمدیہ مشن نائیجیریا کا شائع کردہ لٹریچر بھی۔ ان کے ذریعے ہی پتہ چلا اور وکالت تبشیر کی طرف سے بھی یہ اطلاع ملی کہ فلپائن میں مسلمانوں کے بعض حلقے عیسائیوں کے ناروا سلوک سے بیزار ہیں اور اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ فلپائن کی حکومت سے بات کی جائے۔ چنانچہ وکالت تبشیر نے اس سلسلے میں مجھے ہدایت کی ہوئی تھی کہ میں موقع ملنے پر فلپائن کے سفیر سے اس بات کا ذکر کروں اور احتجاج کے رنگ میں ان سے کہوں کہ وہ اپنی حکومت تک یہ بات پہنچائیں کہ سب مذہبی حلقوں کو ایک دوسرے کے ساتھ رواداری برتنے کی تلقین بھی کریں اور اس کے مواقع بھی پیدا کریں۔ وکالت تبشیر کی اس ہدایت کے فوراً ہی بعد اس کالج کے افتتاح کی تقریب کا موقعہ پیدا ہو گیا اور وہاں پر سفیر صاحب سے گفتگو کرنے کا بھی موقع مل گیا۔ مَیں نے جب ان سے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ فلپائن میں مسلمانوں کے بعض حلقے عیسائیت کے ناروا سلوک سے تنگ آئے ہوئے ہیں تو وہ مسکرائے اور اس تصویر میں وہ خاصے کھل کر مسکراتے نظر آ رہے ہیں جیسے عام طور پر سفیروں کا رویّہ ہوتا ہے انہوں نے اس بات سے لاعلمی کا اظہار کیا اور مجھے اس بات کا یقین دلایا کہ وہ اپنی حکومت سے بات کریں گے اور میرے احتجاج کو پوری شدت کے ساتھ اپنی حکومت کے سامنے پیش کریں گے۔ مَیں نے انہیں فلپائن کے بعض دوستوں کا بھی بتایا کہ ہم صرف غیروں سے سنی سنائی بات نہیں کرتے بلکہ فلپائن میں فلپائن کے باشندوں سے ہمارے رابطے ہیں اور وہ ہمیں حقیقت حال سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ جتنا وقت سفیر صاحب سے گفتگو ہوتی رہی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ سن تو رہے ہیں لیکن اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں پس ہر بات پر وہ مسکراتے اور ہنستے اور تردید کرتے ہوئے کہتے کہ مَیں اپنی حکومت سے بات کروں گا اور امید ہے کہ اگر کسی حلقے کو بھی شکایت ہو گی تو میری حکومت اسے دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ انہوں نے ہمارا احتجاج اپنی حکومت تک ضرور پہنچایا ہو گا کیونکہ اس کے کچھ عرصہ بعد ہمیں فلپائن کے دوستوں کی طرف سے جو خطوط ملے ان میں کسی حد تک تبدیلی کا ذکر تھا۔ عمومی طور پر تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عیسائیوں نے ان حالات کو بدلا ہو گا لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انفرادی طور پر بعض دوستوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ان سے پوچھ گچھ بھی ہوئی ہے اور ان کی شکایات کو ہمدردانہ طریق پر سنا بھی گیا ہے اور اس کے بعد وہ اپنے ماحول میں کسی حد تک تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ اگرچہ ہر حکومت اپنے ملک میں جو چاہے کر سکتی ہے لیکن اگر اس کی ہوا بگڑنی شروع ہو جائے اور دیگر ممالک میں یہ بات پھیل جائے کہ وہاں کے حلقے آپس میں سر پھٹول میں مصروف ہیں تو یقیناً اسے فکر پیدا ہوتی ہے اور چونکہ عیسائیوں کی طرف سے مسلمانوں کے ساتھ جو رویّہ اختیار کیا جا رہا تھا اس کی یہی کیفیت تھی اور انہیں پتہ چلا کہ نہ صرف نائیجیریا میں بلکہ دنیا کے دیگر احمدی مشنوں میں بھی یہ بات پہنچ چکی ہے کہ وہاں زندگی کچھ زیادہ آسان نہیں ہے بلکہ مذہبی طور پر مناقشت بڑھتی چلی جا رہی ہے اور ایک طبقہ اس سے خاصا بیزار ہے۔ ہماری اس شکایت کو فلپائن کی حکومت نے سنا اور کہا جا سکتا ہے کہ غور سے سنا اور نتیجتاً وہاں کے حالات میں یا کم از کم بعض طبقوں کے حالات میں کسی حد تک تبدیلی بھی پیدا ہوئی۔ اب اس تصویر کو دیکھ کر ان سفیر صاحب کی تصویر خاصی پسندیدہ لگی ہے جبکہ اس وقت تو یہ خیال تھا کہ یہ سنجیدگی سے ہماری باتوں کو نہیں سن رہے لیکن جب فلپائن سے ایسے خط ملنے شروع ہوئے کہ ان کے ماحول میں بہتری پیدا ہو رہی ہے تو ان سفیر صاحب کے لئے تشکر کے جذبات پیدا ہوتے اور اب بھی جب اس تصویر کو دیکھا جاتا ہے تو تشکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ یوں تو نائیجیریا میں قیام کے دوران کئی ممالک کے سفراء سے ملنے کا موقع ملا۔ اور ہر وہ سفیر جس سے ملاقات ہوئی نہایت خندہ پیشانی سے ملا اور جس بات کی وضاحت چاہی یا جو سمجھ ان سے کہنا چاہا اس کے متعلق تفصیلی گفتگو ہوئی لیکن ایک سفیر جن کا اس وقت ذکر کرنے کو جی چاہتا ہے وہ تھے لبنان کے سفیر۔ ان کی ایک قومی تقریب میں شرکت کے لئے ان کے ہاں گیا۔ تو ان کے ساتھ کئی موضوعات پر کھل کر گفتگو ہوئی۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ یہاں عربی زبان میں شائع ہونے والے اخبارات اور رسائل تو اور کہیں سے نہیں ملتے۔ لبنان کے سفیر صاحب سے بات کر کے دیکھا جائے۔ میں نے جب عربی اخبارات میں دلچسپی کا اظہار کیا تو کہنے لگے میں آپ کو ہر ہفتہ لبنان سے آئے ہوئے اخبارات کا بنڈل بنا کر اپنے ایک کارکن کے ذریعے بھیج دیا کروں گا وہ اخبار چاہے آپ رکھ لیا کریں یا مطالعہ کے بعد مجھے واپس کر دیا کریں چنانچہ اس سے اگلے ہی ہفتے ان کا ایک کارکن اخبارات کا بنڈل لے کر آگیا میرے لئے ان اخبارات کی اہمیت یہ تھی کہ چونکہ انگریزی زبان میں تو دنیا بھر کی خبریں پڑھ لی جاتی تھیں ان عربی زبان کے اخبارات کو پڑھ کر یہ پتہ چلتا تھا کہ انگریزی میں جو اصطلاحات یا جو ممالک کے نام یا تنظیموں کے نام انگریزی میں پڑھتے ہیں وہ عربی میں کس طرح لکھے اور بولے جاتے ہیں بلکہ میں خاص طور پر یہ اہتمام کرتا کہ انگریزی میں کوئی اہم خبر پڑھ کر عربی اخبارات کو دیکھتا اور اسی قسم کی خبر کی تلاش کرتا تو جب مجھے وہ خبر مل جاتی تو مَیں انگریزی اور عربی دونوں اخبارات کو سامنے رکھ کر عربی اخبار سے اس خبر کو سمجھنے کی کوشش کرتا۔ ایسا کرتے کرتے مجھے خدا کے فضل سے اپنی استعداد کے دائرے میں عربی پر اتنا عبور حاصل ہو گیا کہ میں نے ان اخبارات میں سے فیچر آرٹیکل بھی انگریزی میں ترجمہ کر کے یا خلاصہ کے طور پر اپنے اخبار "دی ٹروتھ" میں شائع کرنے شروع کر دیئے۔ اس سے مجھے بھی فائدہ ہوا اور اس بات نے لبنان کے سفیر صاحب کو بھی خوش کر دیا اور انہوں نے اپنے وعدہ کے مطابق باقاعدہ طور پر مجھے عربی اخبارات بھیجنے کا اہتمام کر دیا۔ مَیں اس وقت بھی ان کا ممنون تھا اور اب بھی ایک لمبے عرصے کے بعد جب ان کی اس عنایت کا خیال آتا ہے تو میرے دل میں ان کے لئے جذبات تشکر پیدا ہوتے ہیں۔

اعلانِ دارالقضاء

(مکرمہ امۃ الحمید احمد صاحبہ ترکہ مکرم شیخ نصیر الدین صاحب)

مکرمہ امۃ الحمید احمد صاحبہ ۲۲/۲ "البدر" دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کی امانت تحریک جدید ربوہ میں مبلغ ۳۴۲۲۳/۸۴ روپے جمع ہیں۔ درخواست دہندہ یہ رقم اپنے نام منتقل کرانا چاہتی ہیں۔ ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ مکرمہ امۃ الرشید احمد صاحبہ — بیٹی
۲۔ مکرمہ امۃ الشکور احمد صاحبہ — "
۳۔ مکرمہ امۃ الرحمٰن احمد صاحبہ — "
۴۔ مکرمہ امۃ الباسط طاہرہ صاحبہ — "
۵۔ مکرم رفیع الدین احمد صاحب — بیٹا
۶۔ مکرم ظہیر الدین احمد صاحب — "
۷۔ مکرمہ امۃ السمیع راحت صاحبہ — بیٹی
۸۔ مکرم فاتح الدین احمد صاحب — بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(مبارکہ کوثر صاحبہ بابت ترکہ بشارت احمد صاحب)

○ محترمہ مبارکہ کوثر صاحبہ (بیوہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب سابق معلم) اور مکرم عبدالرشید خان صاحب (برادر مولوی صاحب موصوف) وغیرہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے پراویڈنٹ فنڈ کی رقم مبلغ ۱۷۱۵/۴۴ روپے صیغہ پراویڈنٹ فنڈ میں جمع ہے۔ وہ ان کے مندرجہ ذیل

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممکتی حالات، واقعات، شخصیات

احمد۔ بی۔ زکریا

بھارتی مسلمانوں کے ایک راہنما

ہندوستانی مسلمانوں کے ایک راہنما احمد بی زکریا جو اسلامک کلچرل سنٹر ہندوستان کے چیئرمین ہیں نے کہا ہے کہ پاکستان میں عام طور پر مسلمانوں کا رویہ یہ ہے کہ ہندوستان کی ہر اس بات کو جسکا کسی نہ کسی طرح تعلق مسلمانوں سے ہو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ اور اسمیں بہت زیادہ مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بابری مسجد ہی کا معاملہ لے لیجئے۔ یہاں کے بیانات پڑھتے ہوئے یہ احساس ہوتا ہے کہ گویا کہ بابری مسجد کو شہید کیا جارہا ہے۔ حالانکہ اس سے زیادہ غلط اور کوئی بات نہیں ہوسکتی انہوں نے مزید کہا کہ چاہے کوئی پارٹی حکومت میں ہو اور چاہے سڑکوں پر کچھ ہی ہوتا رہے۔ بابری مسجد اپنی جگہ پر قائم رہے گی۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ مسٹر احمد زکریا پاکستان میں ورلڈ مسلم کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ یہ کانفرنس لاہور میں منعقد کی گئی تھی اور اس کا اہتمام مؤتمر العالم الاسلامی نے کیا تھا۔

بابری مسجد کے متعلق انہوں نے یہ باتیں اس وقت کہیں جب وہ یہاں سے واپس ہندوستان جانے والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب وہ پاکستانی اخبارات کی بڑی بڑی سرخیاں دیکھتے ہیں جن میں یہ تحریر ہوتا ہے کہ ہندوستان میں غیر مسلم مسلمانوں کا کشت و خون کر رہے ہیں۔ تو انہیں اس بات کا افسوس ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہندوستان میں ایک بہت بڑی پارٹی ہیں۔ اور سیاسی طاقت کے مالک ہیں۔ اور نہیں کہا جاسکتا کہ ہم سے کوئی اور بڑی طاقت موجود ہے۔ ہمیں وہ تمام حقوق حاصل ہیں جو کسی بھی بڑی سے بڑی آبادی کو حاصل ہیں۔ ہمیں اپنے مذہب کی تبلیغ کی پوری طرح آزادی ہے۔ اور ہم یہ کام جسطرح بھی چاہیں کر سکتے ہیں۔ مسٹر زکریا نے مزید کہا کہ یہاں یہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ ہندوستان میں ۱۵ کروڑ مسلمان ہیں۔ اور دنیا بھر میں کسی ایک ملک میں مسلمانوں کی یہ سب سے زیادہ آبادی ہے آپ ایک ماہنامے کے چیف ایڈیٹر بھی ہیں۔ اور اسکی کارکردگی کے متعلق بھی آپ نے بڑے والہانہ انداز میں بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ بابری مسجد کے متعلق میں جو کچھ کہتا ہوں وہ بالکل درست ہے اور کوئی سیاسی پارٹی ہندوستان میں ایسی نہیں جو ۱۵ کروڑ مسلمانوں کے غم و غصہ کے رخ کو اپنی طرف موڑ سکے۔

شام سے تجارت

شام کے منسٹر آف سٹیٹ برائے منصوبہ بندی مسٹر صباح بجاجی نے اسلام آباد کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ان کا ملک اس بات کا خواہشمند ہے کہ پاکستان کے ساتھ تجارت کو بڑھایا جائے۔ وہ پاکستان/شام منسٹریل کمیشن کے لئے پاکستان آئے تھے انہوں نے کہا کہ شام ایک اسلامی ملک ہونے کی وجہ سے پاکستان کے ساتھ مختلف شعبوں میں تعلقات بڑھانے کا خواہشمند ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ اپنے ساتھ ایک بہت بڑا (تیرہ رکنی) وفد لے کر آئے ہیں۔ اس وفد میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین شامل تھے جسمیں اقتصادیات زراعت اور سیاحت کو خاص طور پر توجہ دی گئی تھی۔ پاکستان نے حال ہی میں شام کو ایک کروڑ ڈالر کا سامان پاکستان سے منگوانے کی حامی بھری ہے۔ ان اشیاء میں چینی بنانے کے کارخانے اور ہیوی مشینری شامل ہیں۔ البتہ اس کو معاہدے کی صورت میں اسی دورے میں مکمل کیا گیا۔

مسز جیہان سادات کا انٹرویو

سابق صدر مصر انوار السادات کی بیگم ڈاکٹر جیہان سادات سے دریائے نیل پر واقع ان کی اقامت گاہ پر لئے گئے ایک انٹرویو کے اقتباسات:

س۔ آپ کو اپنے سوانح حیات کی تدوین پر کس بات نے اکسایا؟

ج۔ مجھے اپنے شوہر کے ساتھ بیشتر مغربی ملکوں میں جانے کا اتفاق ہوا جن میں میں نے محسوس کیا کہ مغرب کو نہ ہمارے مذہب کے بارے میں کچھ علم ہے نہ روایات و ثقافت کے بارے میں مثلاً بیشتر مغربی ملکوں میں یہ تاثر ہے کہ اسلام میں عورتوں پر جبر کیا جاتا ہے۔ جو صحیح نہیں ہے۔ عرب خواتین کو تو اس وقت حقوق حاصل تھے۔ جب عورتوں کی دنیا "حقوق" کے لفظ سے بھی آگاہ نہ تھی۔ میں نے اپنی زندگی

باقی ص ۶ پر

لجنہ کالم

س:۔ سلسلہ کی ضروریات کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ قرضہ کی تحریک کب ہوئی اور مستورات نے کس قدر حصہ لیا۔

ج:۔ فروری ۱۹۳۴ء میں قرضہ ۶۰ ہزار روپیہ کی تحریک کی گئی تھی۔ لیکن ۷۵ ہزار روپے جمع ہو گئے۔ مستورات نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت کوئٹہ نے ایک ہزار روپے دئیے۔

س:۔ صوبہ بہار میں زلزلہ کب آیا اور مظلومین کی امداد کے لئے لجنات نے کس قدر حصہ لیا۔

ج۔ صوبہ بہار میں تباہ کن زلزلہ جنوری ۱۹۳۴ء میں آیا۔ مردوں کی طرح مستورات نے بھی مظلومین کی امداد کے لئے دل کھول کر حصہ لیا۔

س۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں احراریوں کے قادیان میں منصوبوں سے متعلق حکومت کے نوٹس پر کس طرح احتجاج کیا گیا۔

ج: لجنہ اماء اللہ نے حکومت کے نوٹس کے خلاف ایک احتجاجی جلسہ منعقد کر کے اس میں قرار دادوں کے ذریعہ اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

س:۔ تحریک جدید کے مالی مطالبات کب پیش ہوئے۔

ج:۔ تحریک جدید کے مالی مطالبات حضور نے ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں پیش فرمائے۔ جنمیں مستورات سے متعلق بھی مخصوص مطالبات پیش فرمائے۔ چنانچہ لجنہ نے سادہ زندگی، غذا اور لباس میں کفایت شعاری کے لئے تین سال تک پابندی کا عہد کیا۔

س:۔ زیورات فروخت کر کے امانت فنڈ میں رقوم جمع کرانے کی تحریک کب ہوئی۔

ج:۔ جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء پر حضور نے تحریک فرمائی تھی کہ احمدی مستورات اپنا زیور فروخت کر کے تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رقوم داخل کرائیں۔ بہت سی مستورات نے اس میں حصہ لیا۔

س:۔ چندہ تحریک جدید میں احمدی خواتین کا حصہ کس قدر تھا۔

ج: چندہ تحریک جدید میں جہاں مردوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا احمدی مستورات نے بھی اخلاص کا شاندار نمونہ دکھایا چنانچہ مستورات کے چندہ کی میزان ۱۱۴۷۹ روپے تھے۔ جو کہ کل وعدہ کا ۱/۲ سے بھی زائد تھا۔

س: زلزلہ کوئٹہ کے متاثرین کے لئے لجنات نے کیا خدمات پیش کیں۔

ج: زلزلہ کوئٹہ کے متاثرین کی مالی امداد چندہ جمع کرنے کی تحریک پر لجنہ اماء اللہ کی زیر نگرانی چندہ جمع کرنے کا انتظام ہوا۔ مستورات میں سرفہرست حضرت اماں جان کا نام ہے۔ جنہوں نے دو سو روپیہ چندہ دیا۔

س:۔ ۱۹۳۵ء میں کون کون سی لجنہ قائم ہوئی۔

ج: ۱۹۳۵ء میں لدھیانہ، ناسنور (کشمیر)، زنجبار، پٹیالہ، شیخوپورہ نیز بیرون ملک مشرقی افریقہ اور امریکہ میں بھی لجنات قائم ہوئیں۔

س: تحریک قرضہ تیس ہزار پر مستورات نے کسطرح لبیک کہا۔ اس میں کم از کم کسقدر رقم دینے کا سوال تھا۔

ج: تحریک قرضہ تیس ہزار پر مردوں کے علاوہ احمدی خواتین نے بھی لبیک کہا اس میں کم از کم ایک سو روپیہ دینے کا مطالبہ تھا اور بہت سی خواتین نے اس میں حصہ لیا۔

س: مستورات کو خواندہ بنانے کی مہم کب شروع ہوئی۔

ج: ۱۹۳۵ء میں پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے لئے مستورات کے لئے حق رائے دہندگی کی شرط خواندگی تھی۔ لہذا لجنہ نے اس مہم کو شروع کیا اور سینکڑوں ناخواندہ بڑی عمر کی خواتین کو خواندہ بنا لیا۔

س: حضرت فضل عمر کی اس سال کس سے شادی ہوئی۔

ج: حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو شادی ہوئی۔ آپ بعد میں لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکرٹری اور پھر صدر مرکزیہ ہوئیں۔ اور خدا کے فضل سے آپ اب بھی اس عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں۔ اللہ تعالے آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔

س: نصرت گرلز ہائی سکول کے ساتھ دینیات کی کلاسز کب جاری ہوئیں اور ان میں داخلہ کا معیار کیا تھا۔

ج: نصرت گرلز ہائی سکول کے ساتھ دینیات کی کلاسز ۱۹۳۶ء میں جاری ہوئیں معیار داخلہ مڈل یا میٹرک تھا۔ شروع میں اس کا نصاب تین سال کا تھا۔ بعد میں چھ سال کا ہو گیا۔ جس کا ہر دو سال کے بعد امتحان ہوتا تھا۔ دو سال کے بعد ممہدہ چار سال کے بعد عالمہ اور چھ سال کے بعد

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت

سید ظہور احمد شاہ

گندم کی پچھیتی کاشت

جن کاشتکار بھائیوں نے ابھی گندم کی کاشت کرنی ہو ان کو مندرجہ ذیل ترقی دادہ اقسام گندم کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

پاک ۸۱ کو ۲۵ نومبر سے ۱۵ دسمبر تک کاشت کیا جاسکتا ہے۔ شرح بیج فی ایکڑ ۵۰ کلوگرام فی ایکڑ رکھنی چاہیئے۔

کوہ نور ۸۳ کو بھی ۱۵ دسمبر تک کاشت کیا جاسکتا ہے۔ اس کی شرح بیج بھی ۵۰ کلوگرام فی ایکڑ ہی ہونا چاہیئے

گندم کی بعض بیماریاں خطرناک حد تک پیداوار میں نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ اس لئے ان پر قابو پانے کے لئے بیج کو کاشت سے ایک ہفتہ پہلے زہریلی دوا لگانا اشد ضروری ہے۔ اس کے لئے وائٹا ویکس، بنلیٹ، ٹاپسن ایم، بے ٹان، بینورام اور ڈیروسال میں سے کوئی ایک بحساب ۲ گرام فی کلوگرام بیج کو لگائیں۔

بارانی علاقوں میں کاشت بذریعہ پور یا خودکار ربیع ڈرل سے کی جائے جبکہ آب پاش علاقوں میں خودکار ربیع ڈرل کو ترجیح دی جائے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے بارہیرو کا استعمال بہت مناسب رہتا ہے۔ اس کے علاوہ جڑی بوٹی مار ادویات محکمہ زراعت کے مشورے سے صحیح وقت پر استعمال کریں۔

گندم کی تمام کاشت بہرصورت ۱۵ دسمبر تک مکمل کر لینی چاہیئے۔ پچھیتی کاشت کی صورت میں تمام کھاد بوقت کاشت ڈالیں۔

گندم کی فصل کو چار پانی کافی ہوتے ہیں۔ پہلا پانی اگاؤ کے ۱۲ - ۱۸ دن بعد لگانا چاہیئے۔ جبکہ شگوفے نکل رہے ہوں۔ دوسرا پانی گوبھ/بور آنے پر۔ تیسرا پانی دانہ بنتے وقت اور چوتھا پانی دانہ بن چکنے کے بعد لگایا جائے۔ جہاں گندم چاول کے بعد کاشت کی جائے وہاں پہلا پانی ۳۰ - ۳۵ دن کے بعد لگایا جائے۔

نائٹروجن اور فاسفورس کا تناسب ۱:۱ رکھیں لیکن کسی صورت میں بھی یہ تناسب ۲:۱ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

کماد۔ دھان اور مکئی کے بعد ٹیوب ویل سے سیراب ہونے والے اور ریتلے رقبوں پر گندم کی زیادہ پیداوار لینے کے لئے پوٹاش کی ایک بوری اور جپسم کی پانچ تا دس بوری فی ایکڑ ضرور استعمال کریں۔

پچھیتی کاشت زیادہ سے زیادہ پندرہ دسمبر تک مکمل کر لی جائے اور ساری کھاد بوقت کاشت ڈالنی چاہیئے

بارانی کلر/شور، سیم زدہ اور کم پانی والے رقبوں پر جو اور وڈانک گندم کی کاشت کو ترجیح دی جائے۔

چانٹی

گندم کی آب پاشی کا پروگرام

پانی کی تعداد	پانی لگانے کا وقت
اگر صرف ایک پانی مہیا ہو	اوپر کی جڑیں نکلتے وقت (بارہ سے اٹھارہ دن کے اندر)
اگر دو پانی ہوں	پہلا پانی جڑیں نکلتے وقت دوسرا گوبھ پر
اگر تین پانی ہوں	پہلا پانی جڑیں نکلتے وقت دوسرا جاڑ (TILLERING) بناتے وقت اور تیسرا دانے کی دودھیا حالت پر
اگر چار پانی ہوں	پہلا جڑیں نکلتے وقت۔ دوسرا جاڑ بناتے وقت، تیسرا گوبھ پر۔ چوتھا دانے کی دودھیا حالت پر۔
اگر پانچ پانی ہوں	پہلا پانی جڑیں نکلتے وقت۔ دوسرا جاڑ بناتے وقت۔ تیسرا گوبھ یا سٹہ نکلنے پر۔ چوتھا بور آنے پر اور پانچواں دانے کی دودھیا حالت پر۔
اگر چھ پانی ہوں	پہلا جڑیں نکلتے وقت دوسرا جاڑ بناتے وقت تیسرا گوبھ پر۔ چوتھا بور آنے پر۔ پانچواں دانے کی دودھیا حالت پر اور چھٹا دانے کے پکنے پن پر۔

پچھیتی کاشت کے لئے شرح تخم زیادہ کر لینا چاہیئے۔ اگر وقت کی کاشت کے لئے شرح بیج فی ایکڑ ایک من ہو تو ایک ہفتہ کی دیر کے لئے ۲ سیر بیج بڑھا لیا جائے۔ دو ہفتے کی دیر کے لئے ۴½ سیر۔ تین ہفتے کی دیر کے لئے ۷ سیر اور ۴ ہفتے کی دیر کے لئے ۱۰ سیر بیج بڑھا لیا جائے۔

اگر کھیت تیار ہو تو اس میں خشک کاشت کر دی جائے۔ باری آنے پر پانی دے دیا جائے۔ (خشک کاشت کی صورت میں بھی بیج ۴ سیر زیادہ رکھا جائے) وتر آنے پر بارہیرو چلایا جائے اور دوہرا چلایا جائے۔

چاول کے بعد چاول کے چھوڑے ہوئے وتر سے کاشت کرنے کی کوشش کی جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔

کاشت چاہے اگیتی ہو یا پچھیتی بارہیرو کا چلانا ضروری ہے۔ ایک دفعہ اگائی کے تین ہفتہ بعد۔ پھر پہلا پانی دینے کے بعد جب کھیت وتر میں ہو۔ ہر دفعہ دوہرا بارہیرو چلایا جائے۔

یہ ان کھیتوں میں زیادہ ہی ضروری ہے جہاں جڑی بوٹیاں زیادہ اگتی ہوں۔ اس سے بہت سی جڑی بوٹیاں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔ ساتھ ہی فصل کی گوڈی بھی ہو جاتی ہے۔ یعنی دوہرا فائدہ۔

زیادہ پچھیت ہو جائے تو پرانی دیسی اقسام میں سے وڈانک اقسام کاشت کی جائیں۔ وہ ان پست قد نئی اقسام سے زیادہ پیداوار دے جاتی ہیں۔

بیج کسی ایسے علاقے سے لیا جائے جس میں کوئی بیماری نہ تھی۔ یہ بیماریاں عام طور پر ان علاقوں میں پھیلتی ہیں جہاں چاول کی زیادہ کاشت ہوتی ہو۔ ایسے علاقوں کے لئے بیج خشک علاقوں سے منگوا کر کاشت کیا جائے۔

جن کاشتکاروں نے گندم بہت لیٹ کاشت کی ہو وہ پہلے پانی کے ساتھ نائٹروجن اور فاسفورس دونوں کھادیں برابر مقدار میں ڈالیں۔ البتہ دوسرے پانی پر فاسفورس کا استعمال بیکار ہوتا ہے۔

پہلے پانی کے ساتھ ایک بوری ڈی۔ اے۔ پی اور ایک بوری یوریا ڈالنے سے اچھی پیداوار کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اگر پوٹاش کی کھاد میسر آئے تو اس کی ایک بوری ڈالنے سے پانی کی متوقع کمی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

کو بطور مثال پیش کیا ہے اور بیشتر واقعات نظیر کے طور پر تحریر کئے ہیں۔ میں اس تصنیف"

یہ کام مجھے پہلے کبھی نہیں کرنے پڑے تھے کو کوئی بہت بڑا کارنامہ نہیں سمجھتی لیکن اسے بہت پسند کیا گیا۔ لوگوں کی طرف سے ہزاروں خطوط ملتے ہیں جن کے جواب دینے کے لئے میں نے باقاعدہ ایک ٹیم مقرر کی ہے گو میں خود بھی جواب دینے کی کوشش کرتی ہوں۔

اب میں اس کی دوسری جلد یعنی اپنے شوہر کے قتل کے بعد کی زندگی کے بارے میں لکھ رہی ہوں کیونکہ اس سانحہ کے بعد زندگی کے بیشتر معاملات میں غیر معمولی تغیر پیدا ہو چکا ہے۔

س۔ مثال کے طور پر!؟

ج۔ مثلاً میں اپنے آپ کو اتنی آزاد محسوس نہیں کرتی تھی۔ خاتون اول کی حیثیت میں مجھے "صدارتی ہوائی جہاز" ہی میں سفر کرنا پڑتا تھا۔ اب سفر کے لئے ائیرپورٹ پر جا کر اور قطار میں کھڑے ہو کر خود ٹکٹ خریدتی ہوں جو ایک خوشگوار تغیر ہے۔

قاہرہ میں ہم ایک وسیع و عریض گھر میں رہتے تھے جو "صدارتی اقامت گاہ" تھی۔ امریکہ میں میرے پاس ایک چھوٹا سا گھر ہے جس میں مجھے ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنا پڑتا ہے مگر میں اس پر کاملاً مطمئن ہوں۔

س۔ آپ کے معمولات شام و سحر کیا ہیں۔ دن کیونکر بسر ہوتے ہیں؟

ج۔ امریکہ میں معمولات زیست قاہرہ کے مقابلہ میں یقیناً مختلف ہیں۔ میں امریکہ میں ہفتے میں چار دن یونیورسٹی جاتی ہوں۔ پڑھاتی ہوں۔ لیکچر دیتی ہوں۔ اس کے علاوہ سماجی سرگرمیوں میں شریک ہوتی ہوں۔ کوئی پانچ چھ بجے بعد دوپہر گھر لوٹتی ہوں اور اس قدر تھکی ہوئی ہوتی ہوں کہ کچھ دیر ٹیلیویژن دیکھنے کے بعد بستر پر چلی جاتی ہوں۔ صبح کے وقت اپنے لیکچر اور سوالوں کے جوابات تیار کرتی ہوں۔ ہفتے کے آخری دن میں گھر اور باہر کے کام مکمل کرتی ہوں۔

لیکن میں انہیں کرتے وقت اپنے آپ کو نارمل انسان محسوس کرتی ہوں اور مجھے اس پر خوشی ہوتی ہے۔ صبح کا ناشتہ اور لنچ میں خود تیار کرتی ہوں۔ گرمیوں کی تعطیلات قاہرہ میں گزارتی ہوں اور دن رات اپنے بچوں اور ان کی اولاد کے ساتھ گھل مل کر بسر کرتی ہوں۔ سونے سے قبل چھوٹے بچوں کو کہانیاں بھی سناتی ہوں"

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

اس میں تبدیلیاں کرتا رہتا ہے۔ اس پر کسی کا بس نہیں چلتا۔ اس کے سوا کسی کو مددگار اور کارساز نہ پاؤ گے۔

(حقائق القرآن جلد اول صفحہ ۲۱۳-۲۱۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالانِ جماعت

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وتندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ دوسروں کو اچھے اخلاق سکھانے والے ہوں۔

○ سب سے پہلے ہم آپ کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چند ایک ارشادات سے آگاہ کرنا چاہیں گے تاکہ آپ (اور ہم سب) ان کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال کر زندگی کا صحیح مقصد حاصل کر سکیں۔

حضور اقدس فرماتے ہیں:

۱۔ اپنے اللہ کے منشاء کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو (بچو حضور کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہر کام اس رنگ میں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہو۔ ہر کسی اور کی خوشی اللہ تعالیٰ کی خوشی کے ماتحت ہونی چاہیئے)

۲۔ اگر (ایمان لانے والا) اخلاص اور وفاداری سے اس کا (یعنی خدا کا) ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ولی بنتا ہے (ولی کا مطلب ہے دوست۔ آپ جانتے ہیں کہ دوست کا کام یہ ہے کہ جب وقت پڑے مدد کرے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی کا ولی بن جائے۔ یعنی اس کا دوست بن جائے تو پھر اسے ہر وہ مدد حاصل ہو جاتی ہے جس کی اسے کبھی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ پس سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ہی کو دوست بنانا چاہیئے۔ اور اس سے دوستی یوں لگائی جا سکتی ہے کہ ہم اس کا حکم مانیں اور اچھے اچھے کام کریں۔ اچھے کام کرنے والوں کا خدا دوست بن جاتا ہے)

۳۔ ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں (ہم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ اس کی عزت کی جائے۔ بلکہ کوئی ہماری ذراسی بھی بے عزتی کرے تو ہمیں کتنا غصہ آتا ہے۔ عزت ایک تو وہ ہوتی ہے جو صرف انسانوں کی طرف سے ملتی ہے اور ایک عزت وہ ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ وہی حقیقی عزت ہے اور وہی دائمی عزت ہے اور یہی وہ عزت ہے جسے کوئی انسان کسی طرح بھی چھین نہیں سکتا۔

○ آپ نے دیکھا ہوگا کہ گذشتہ دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ والدین اپنے بچوں کو خطبوں سے جوڑیں امید ہے آپ کے والدین بھی اس سلسلہ میں ضرور کوشش کریں گے۔ لیکن آپ خود بھی یہ سمجھ لیں کہ آپ کو حضور کے خطبے پڑھنے ہیں۔ سمجھنے ہیں اور ان پر عمل کرنا ہے۔

ایک خطبے میں حضور نے فرمایا ہے کہ ہماری جماعت میں روپے کی حفاظت کا نظام بہت ضروری ہے اس کا اثر سینکڑوں سالوں تک چلنے والا ہے۔

بچو! آپ کو بچپن ہی سے روپے کی حفاظت کا خیال رہنا چاہیئے نہ اپنا روپیہ ضائع ہو۔ نہ جماعت کا اور نہ کسی اور کا۔ روپے کا غلط استعمال اس کے ضائع ہونے والی بات ہے۔ اگر آپ اپنے روپے پیسے سے یہ بات شروع کریں گے تو یقیناً جماعت کے روپے کی حفاظت کے بھی آپ ضامن بن جائیں گے۔

○ عزیزہ راشدہ نسرین اپنے ساتھیوں کو یاد دلاتی ہیں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا کہ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور یہ بھی کہتی ہیں کہ تین چیزوں کو عزیز رکھو! ایمان۔ سچائی۔ نیکی

○ عزیزہ شازیہ منیر کہتی ہیں! جب آدمی تنہا ہو تو وہ اپنے جذبات پر قابو پائے اور جب محفل میں ہو تو اپنی زبان پر۔

اور اس سایہ دار درخت کی طرح ہو جاؤ جو خود تو دھوپ میں جلتا ہے لیکن دوسروں کو آرام پہنچاتا ہے۔

اور وہ کہتی ہیں کہ مجھے وہ لوگ اچھے لگتے ہیں جو دوسروں کے جذبات کا خیال رکھتے ہیں۔

○ ایک انگریز شاعر کہتا ہے کہ خدا نے بہنوں کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ خوب جانتا تھا کہ ایک بہن کی محبت اور اس کی وفاداری دنیا بھر کے تمام الفاظ سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ کیونکہ بہن آپ کے کھلونوں میں شریک ہوتی ہے۔ مٹی کے ساتھ بنائی ہوئی چیزوں سے آپ کے ساتھ کھیلتی ہے وہ آپ کی خواہیں سنتی اور آپ سے ہمدردی اور پیار کا اظہار کرتی ہے اور وہ اگر آپ کو چوٹ آجائے تو پٹی باندھتی ہے اور جب آپ دونوں بڑے ہو جائیں اور بچپن گذر جائے تو وہ تمام چھوٹی چھوٹی باتوں کو یاد رکھتی ہے اور اس طرح دہراتی ہے کہ آپ کے لئے دلچسپی کا سامان پیدا ہو جاتا ہے۔ ہاں اسی لئے جب اللہ تعالیٰ نے بہنوں کو پیدا کیا تو اس نے ایسے شخص کو بھی پیدا کیا جو محبت کا دلدادہ ہو اور ساری عمر محبت میں گذارنے والا ہو۔ یعنی بہن کا بھائی۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

علیمہ کی سند ملتی تھی

س: قادیان میں محلہ وار لجنہ کے قیام کا کب فیصلہ ہوا۔

ج: قادیان میں محلہ وار لجنات کے قیام کا فیصلہ ۱۹۳۶ء کے ابتداء میں ہوا۔

س: لجنات میں دستکاری کے سکھانے کا انتظام کب ہوا۔

ج: بیکار خواتین کے لئے دستکاری کے انتظام کے متعلق ۲۷ جون ۱۹۳۶ء کو حضرت فضل عمر نے ارشاد فرمایا۔ اور مستورات کو ہاتھ سے کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ ابتدائی کام چلانے کے لئے حضور نے اپنے پاس سے پانچ صد روپے کی رقم عطا فرمائی۔

س: ڈاکوؤں کے مقابلہ میں کس احمدی خاتون نے بہادری کا بے نظیر نمونہ دکھایا۔

ج: فروری ۱۹۳۶ء میں بشیر احمد صاحب لدھیانوی سینیٹری انسپکٹر لیّہ کی عدم موجودگی میں دو مسلح ڈاکوؤں نے رات کے وقت مکان میں گھس کر تلوار دکھا کر سامان لوٹنا چاہا۔ لیکن ان کی اہلیہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ نے بہادری سے ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا اور ان کی سازش کو ناکام کیا۔

س: ۱۹۳۶ء میں کتنی لجنات قائم ہوئیں

ج: ۱۹۳۶ء میں لالہ موسیٰ چک ۹۸ شمالی سرگودھا اور ربنوں میں لجنات قائم ہوئیں جہلم میں از سرِ نو احیاء ہوا۔

س: لڑکیوں کو ترکہ میں سے حق دینے کی حضرت فضل عمر نے کب تاکید فرمائی۔

ج: شوریٰ ۱۹۳۶ء میں حضرت فضل عمر نے نمائندگان جماعت کو لڑکیوں کو ترکہ میں حق دینے کے لئے ارشاد فرمایا۔

س: لجنہ اماء اللہ نے سلسلہ کی انگریزی فارسی اور اردو کتب کی اشاعت میں کس قدر حصہ لیا۔

ج: لجنہ اماء اللہ نے انگریزی کے باون سیٹ، فارسی کے دس اور اردو کے دس سیٹ کی قیمت ادا کی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اپنی طرف سے دو انگریزی کتب کے سیٹ بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ لجنہ اماء اللہ لاہور اور سیالکوٹ نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا۔

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

ورثاء میں شرعی حصوں کے مطابق تقسیم کیجائے

۱۔	محترمہ مبارکہ کوثر صاحبہ	بیوہ
۲۔	محترم عبدالرشید خان صاحب	برادر
۳۔	محترم ناصر احمد خان صاحب	برادر
۴۔	محترم رفیق احمد خان صاحب	برادر
۵۔	محترمہ زہراں بی بی صاحبہ	بہن
۶۔	محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ	بہن

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا: محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ جگر کے عارضے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ علاج کی خاطر کراچی گئی ہیں۔ تکلیف میں قدرے کمی ہے۔

○ مکرم رشید احمد صاحب صدر حلقہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور کئی ہفتے سے بیمار ہیں۔

○ مکرم حمید احمد صاحب لائبریری لندن میں بعارضۂ قلب بیمار ہیں۔

○ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ ایاز احمد صاحب ورک بیمار ہیں اگلے ہفتے ان کا ہرنیا کا اپریشن ہونیوالا ہے۔

○ مکرم رشید احمد صاحب بٹ محلہ دارالیمن غربی ربوہ کی اہلیہ سخت بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ عزیز عمر نعیم ولد مکرم نعیم الحق صاحب لاہور کو بلڈ کینسر ہو گیا ہے۔

○ محترمہ آمنہ بیگم زوجہ چوہدری سردار خان موضع میانوالی بنگلہ ضلع سیالکوٹ کو گردے میں درد کی تکلیف ہے۔

کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم مرزا محمد حسین صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی اپنے بیٹے کی ترقی پر دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ صدر غلام اسحٰق خان نے امریکہ کو ایٹمی ہتھیار نہ بنانے کی ضمانت نہیں دی۔ یہ بات معروف جریدے فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے بیان کی ہے۔ جریدے نے لکھا ہے کہ امریکی نائب وزیر خارجہ نے پاکستان کو سخت تنبیہ کی ہے کہ وہ بھارت میں بے چینی پھیلانے سے باز رہے۔

○ صدر نے افغان مجاہدین پر زور دیا ہے کہ وہ افغان مسئلہ کے سیاسی حل پر متفق ہو جائیں اور اس موقع سے فائدہ اٹھائیں انہوں نے کہا کہ افغان مجاہدین کی روس میں جو بات چیت ہوئی ہے اس عمل کو آگے بڑھایا جائے افغان لیڈروں نے وزیر اعظم سے بھی ملاقات کی جنہوں نے ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا۔

○ سکھر اور لاڑکانہ میں ۲۴ گھنٹوں میں ۲۹ افراد کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اغوا ہونے والوں میں ۲ طالب علم اور ایک تھانیدار بھی شامل ہے۔ ڈاکوؤں اور دیہاتیوں کی جھڑپ میں ۵ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے منحرف اراکین کی سندھ کابینہ میں شمولیت کا امکان ہے مخدوم خاندان نے وزارت میں شمولیت کا سگنل دے دیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے حبیب بنک کو فروخت کرنے کی کارروائی ۹ دسمبر تک روک دی ہے۔

○ مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے وہ وقت دور نہیں جب حکمران دم ہلاتے ہمارے پاس آئیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو ابوظہبی میں جا کر علیل ہو گئی ہیں کسی اخباری نمائندے سے نہیں ملیں۔ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم ان کا علاج کر رہی ہے انہیں مکمل آرام کا مشورہ دیا گیا ہے وہ ابوظہبی سے واپس آنے یا آگے جانے کا فیصلہ نہیں کر سکیں۔

○ سندھ کی ایک خصوصی عدالت نے سفارش کی ہے کہ ڈاکوؤں سے مقابلے کے لئے لوگوں کو مفت اسلحہ ملنا چاہئے کیونکہ غریب دیہاتی اسلحہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ بگتی کی سیاست میں انتقام ہے وزیر اعظم سے ملنے کے بعد ان کی سوچ نہیں بدل سکتی۔

○ پی ڈی اے کے اراکین نے بلوچستان حکومت سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اسمبلی سے مستعفی ہونے کے لئے ان سے استعفے بھی حاصل کر لئے گئے ہیں حتمی فیصلہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی وطن واپسی پر ہوگا۔

○ جام صادق علی نے کہا ہے کہ صدر سے طے پایا گیا ہے کہ ضرورت پڑی تو محترمہ بے نظیر بھٹو اور نصرت بھٹو کے خلاف غداری کے مقدمات بنائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عرفان اللہ مروت بالکل صحیح کام کر رہے ہیں۔

○ صوبہ سندھ میں تمام ریفل سکیموں پر پابندی لگا دی گئی ہے یہ قدم وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کی روشنی میں اٹھایا گیا ہے۔

○ پی ڈی اے کے بعد جمعیت علماء اسلام نے بھی حکومت بلوچستان سے علیحدگی کی دھمکی دے دی ہے۔

○ دنیا کے طویل ترین آدمی حاجی عالم چنا نے فیصل آباد میں ان کے اعزاز میں منعقد کیا جانے والا بینیفٹ شو منسوخ کروانے والے انجمن اصلاح نوجوانان فیصل آباد کے صدر مولوی فقیر محمد کے خلاف ایک کروڑ روپے ہرجانہ کا دعویٰ کر دیا ہے انہوں نے الزام لگایا کہ شو بند کروانے والے نے ان سے رقم کا مطالبہ کیا تھا۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر کے کئی شہروں میں بھارتی مظالم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف تین روزہ ہڑتال شروع ہو گئی ہے وادی کے مختلف حصوں میں شہریوں سے جھڑپوں میں ۳ بے گناہ شہری شہید ہو گئے جب کہ ۲۰ کو گرفتار کر لیا گیا۔ مقبوضہ وادی کشمیر کے لوگ پچھلے ۴۵ سال سے حق خود ارادی حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔

○ اسلامی ممالک کی تنظیم کا سربراہی اجلاس سینیگال کے دارالحکومت ڈاکار میں ہو رہا ہے۔ جس میں عالم اسلام کے مسائل پر مشترکہ حکمت عملی اختیار کرنے پر غور کیا جائے گا۔

○ یوکرائن کے پانچ کروڑ سے زائد ووٹروں نے آزادی کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ یوکرائن کے نو منتخب صدر نے کہا ہے کہ اب یوکرائن دنیا میں ایک آزاد ملک کی حیثیت سے ابھر آیا ہے۔

پتہ

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.